47244 ـ شرعی مخالفات والی تجارت میں والد کی معاونت

سوال

میں کمپیوٹر اور فضائی چینل کے ذریعہ ریکارڈنگ اور ویڈیو کا کام کرتا ہوں، الحد للہ سارا کام شرعی اور دعوتی ہے، اور مجھے الحمد للہ اس میں اچھا خاصا تجربہ بھی ہے، میرے والد صاحب چاہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ تجارتی کام کروں، لیکن مجھے مشکلات کا سامنا ہے، پہلی مشکل تو یہ ہے کہ میں تجارتی کام اچھی طرح نہیں کر سکتا.
اور دوسری مشکل یہ ہے کہ: تجارت میں بعض چیزیں مخالف ہیں مثلا کاپیوں اور کتابوں پر ذی روح کی تصاویر بنی ہوئی ہیں، اور موسیقی کی کتابیں، اور کارڈوں پر بھی ذی روح کی تصاویر ہیں، اور کھیلنے کے لیے تاش، اور بال مونڈنے کی مشین (میں ایسے ملك میں رہتا ہوں جہاں کی اکثریت داڑھی مونڈتی ہے).

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بلاشك و شبہ والدین کے ساتھ حسن سلوك کرنا بندے کے لیے اللہ کے قرب کا سب سے عظیم ذریعہ ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر حالت میں اس کی وصیت بھی فرمائی ہے حتی کہ اگر والدین اللہ کے ساتھ کفر کے بھی مرتکب ہوں، تو پھر بھی ان کے ساتھ حسن سلوك کرنا ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (22782) اور (5326) اور (5053) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے، آپ ان جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور آپ نے جو ذکر کیا ہے اس کے متعلق گزارش ہے کہ آپ جس کام میں مہارت رکھتے ہیں اس کے متعلق اپنے والد کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں، اور آپ اس میں نفع حاصل کر سکتے ہیں، کیونکہ جو شخص بھی جس کام کے لیے پیدا ہوا ہے وہ اس کے لیے آسان ہے، اور اعمال کی بہتری اور اس میں امانت کی ادائیگی اسی طرح ہو سکتی ہے کہ انسان وہی عمل اور کام کرے جو اس کے مناسب ہے، اور جو نا اہل شخص کو کام سونپ دینا کام اور مال کو ضائع کرنا اور امانت میں کوتاہی ہے.

پھر آپ یہ بھی کوشش کریں کہ والد کو اس کام کے لیے کوئی بہتر اور امانتدار شخص مہیا کریں، جو آپ کے بدلے تجارت میں ان کی معاونت کرے، چاہے اس کی مزدوری میں سے آپ کو بھی کچھ برداشت کرنا پڑے تو اپنے والد کی خوشی کے لیے یہ بھی برداشت کر لیں، اور اگر معاملہ اس کا بھی تقاضہ کرے کہ آپ اپنی راحت و آرام میں سے کچھ وقت اپنے والد کے ساتھ رہیں اور وہ آپ کی موجودگی سے مانوس ہو تو ایسا بھی کر لیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

احسان کرو، يقينا اللہ تعالی احسان كرنے والوں سے محبت كرتا البقرۃ (195).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور والدين كے ساتھ احسان كرو البقرۃ (83).

اس ليے اگر آپ اس كى كوشش كريں تو پھر آپ كے والد كے مطمئن ہونے ميں كوئى چيز مانع نہيں، ان شاء اللہ رائے آپ كى ہے، اگر ممكن ہو سكے تو آپ اپنے كام سے كچھ چھٹياں لے ليں، اور ان چھٹيوں ميں اپنے والد كے ساتھ مل كر كام كريں، اميد ہے كہ اسى اثناء ميں معاملات ويسے ہى آسان ہو جائيں جس طرح آپ چاہتے ہيں، اور اگر كے ليے ملازمت سے چھٹياں حاصل كرنا آسان نہ ہوں تو پھر اگر آپ كے ليے اپنا كام چھوڑنا ضرورى نہيں، اور جس ميں آپ كو نقصان اور ضرر ہوتا ہو مثلا والدين كو راضى كرنے كے ليے مال چھوڑنا، يا بيوى كو طلاق دينا واجب نہيں، اور اس ميں ان كى اطاعت نہ كرنا ان شاء اللہ والدين كى نافرمانى ميں شامل نہيں ہوتا.

مزيد آپ سوال نمبر (9594) اور (47040) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

ايك شخص نے امام احمد سے كہا:

ميرى ايك لونڈى ہے اور ميرى والدہ اس لونڈى كو فروخت كرنے كا مطالبہ كرتى ہے.

امام احمد كہنے لگے:

كيا تمہيں يہ خدشہ ہے كہ تمہارا دل اس كے پيچھے ہى رہے گا ؟

يعنى جب تم اس لونڈى كو فروخت كر دو تو پھر بھى تمہارا دل اس كے ساتھ معلق رہےگا ؟

اس شخص نے جواب ديا: جى ہاں.

تو امام احمد كہنے لگے: تم اسے فروخت نہ كرو.

وہ شخص كہنے لگا: ميرى والدہ كہتى ہے جب تك تم اسے فروخت نہيں كروگے ميں تم سے خوش نہيں ہونگى.

امام احمد كہنے لگے: اگر تمہيں اپنے آپ كا خدشہ ہے يعنى تمہارا دل معلق رہےگا تو پھر والدہ كو يہ حق نہيں ہے.

ديكھيں: الآداب الشرعيۃ تاليف ابن مفلح (1 / 448).

لیکن آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کی اصلاح کریں اور اس کے دل کو خوش رکھیں، اور یہ بھی کوشش کریں کہ تمہاری تجارت حرام فروخت کرنے سے پاك ہو، یا جس کے متعلق آپ کا ظن غالب یہ ہے کہ اس کا استعمال حرام ہوگا اس سے پاکیزہ رکھنے کی کوشش کریں اور اگر آپ کی تجارت میں کوئی غبار (یعنی حرام) ہے تو پھر آپ اسے فروخت نہ کریں، چاہے آپ کے والد اس کا حکم بھی دیں، کیونکہ اللہ خالق الملك کی نافرمانی و معصیت میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

اور آپ نے جو یہ بیان کیا ہے کہ کاپیوں پر تصاویر ہیں تو یہ مصیبت عام ہو چکی ہے، اس لیے اگر تو یہ تصاویر فوٹو گرافی کے ذریعہ بنائی گئی ہیں، اور ہاتھ سے نہیں، تو پھر ان کاپیوں کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں جن پر یہ تصاویر بنی ہوئی ہیں ۔ ان شاء اللہ ۔ کیونکہ یہاں فی ذاتہ تصویر فروخت کرنا مقصود نہیں، بلکہ یہاں کاپیاں فروخت کرنا اور خریدنا مقصود ہیں، لیکن اس سے بھی اجتناب کرنا بہتر اور افضل ہے، لیکن اگر یہ تصاویر عورت کی ہوں یا پھر ایسا منظر ہو جو فحش اور ننگا ہو جیسا کہ آج کل بہت زیادہ تصاویر ایسی ہی ہوتی ہیں، تو ان کا فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ فتنہ و فساد اور فحاشی کی نشر و اشاعت میں شامل ہوتا ہے، اور اس لیے کہ لوگ اس طرح کی تصاویر رکھنے کے مقصد کے لیے خریدتے ہیں.

اور موسیقی کی کاپیاں اور کتابیں فروخت کرنا حرام ہیں، کیونکہ یہ برائی اور معصیت و نافرمانی میں معاونت ہے، اور اسی طرح بال مونڈنے کے آلات ایسے شخص کو فروخت کرنا جس کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ انہیں داڑھی مونڈنے میں استعمال کریگا، یہ بھی جائز نہیں، لیکن اگر وہ اسے مباح امور میں استعمال کرے تو پھر اسے فروخت کرنا جائز ہے.

فضيلة الشيخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرے والد کی الیکٹرانك اشیاء مثلا ٹیلی ویژن، ویڈیو، اور کچھ موسیقی کے آلات اور اسی طرح گولڈن گھڑیوں کی دوکان ہے، اور والد صاحب مجھے دوکان پر بیٹھنے کا کہتے ہیں، لیکن میں انکار کرتا ہوں، تو کیا یہ نافرمانی میں شمار ہوتا ہے، اور اس سلسلہ میں کیا واجب ہوتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب آپ ایسا فعل کرنے سے باز رہیں جو والد حرام کام کرتا ہے تو یہ نافرمانی میں شامل نہیں ہو گا، لیکن آپ کے ذمہ واجب ہوتا ہے کہ آپ اپنے والد کو نصیحت کریں اور اسے کہیں کہ یہ حرام ہے، اور اس کی کمائی حرام ہے، اگر تو وہ راہ راست پر آ جائے تو یہی مطلوب ہے، لیکن اگر راہ راست پر نہیں آتا تو پھر گناہ اس پر ہے آپ کو نصیحت کرنے کا اجروثواب ملےگا.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" انہیں راہ راست پر لانا اور ہدایت دینا آپ پر نہیں ...... "

اور اگر وہ آپ کو دوکان پر بیٹھنے کا کہتا ہے تو آپ وہ اشیاء فروخت نہ کریں جو حرام میں استعمال ہوتی ہیں، بلکہ وہ اشیاء فروخت کریں جسے غالبا لوگ مباح میں استعمال کرتے ہیں، مثلا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر، یا ویڈیو، اور ٹیلی ویژن فروخت نہ کریں، کیونکہ اکثر خریدار انہیں حرام میں ہی استعمال کرتے ہیں "

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (1 / 192).

واللہ اعلم .